

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

ایسا سخن لکھی شعرا کا ہوا یا لیسر

اینا ہم ذکر است آیات و محبت

ترجمہ: اے میرے رب! میری باتوں کا شاعری سے کوئی لفظ نہیں ہے

یہ تمام باتیں ذکرِ خدا، اللہ کی آیتیں اور رسول کی حدیثیں ہیں۔

مَشْنُون

وَحْشِیہ

مطالع و ناشر

قاضی عسلی البسر درازی

بار اول: سید ۱۹۶۲ء۔ جلد ایک ہزار

بار دوم: اگست ۱۹۷۵ء۔ ۲۵۰

قیمت: دو روپے

○
تصنيف

سرتاجُ الشعراءِ شاهِ عشقِ

منصورِ آخرِ زمانِ

شاعرِ مہکتِ زبانِ

حضرتِ پیرِ سحرِ مرمتِ

علیہِ العشقِ

طباعت

تجارتی پریس



مکتبیت

معتد الواسطی

پیش لفظ

مرتبج الشعراء، شہسوار عشق، منصوبہ آخر زبان، شاعر ہفت زبان، حضرت پچھل مرست کی فارسی تصنیفات میں سے دیوان اشعار، مثنوی عشق، نامہ مثنوی، درد نامہ، مثنوی گداز نامہ، مثنوی نامہ نامہ اور مثنوی رہبر نامہ پہلے ہی اشاعت پذیر ہو چکی ہیں۔ زیر نظر مثنوی وحدت نامہ ہی سلسلہ کی ساتویں کتاب ہے۔

فارسی زبان میں اس قدر مستقیم تصنیفات خود فارسی شعراء کی بھی نہیں ہیں۔ دنیا بھر میں پچھل مرست جیسا ایک بھی شاعر نظر نہیں آتا جس نے سات زبانوں میں نولاکھ سے زیادہ اشعار کہے ہوں۔ کسی شاعر کا اپنی مادری زبان میں بتردی طور پر شعر کہنا کسی فاضل بیت کا حاصل نہیں ہے۔ قابل قدر شاعر وہ ہے جسے غیر زبان پر بھی مکمل عبور حاصل ہو۔ پچھل مرست نے دیگر شعراء کی طرح اپنے کلام کو صرف کافی اور بیاباں تک محدود نہیں رکھا۔ ان کا کلام کافی ایات، اسی حرفی معنی، مولود، مرغ نامہ، اقل نامہ، بھولنا، گھر و بی، رباعی، فرد، غزل، مسدس اور ستر اور غیرہ، غرضیکہ مختلف اور متعدد اصناف سخن پر مشتمل ہے جس کی شاعری میں ان کا کامل الفہم ہونے کا ثبوت ملتا ہے اور ایسے شاعر کی کو مرتبج الشعراء کہا جاسکتا ہے۔ اس فخر مند، قادر الکلام شاعر نے اپنے اشعار میں بار بار فرمایا ہے کہ میرا کلام خواہ کے پڑھنے کے قابل ہے عوام کی اس کے مطالب و معانی تک نہ سانی نہیں دیتی۔ اور یہ حقیقت ہے کہ مرست کا کلام پڑھنا اور اسے سمجھنا ملاؤں طالب علموں اور بچکانہ ذہنیت کے لئے واہوں کا کام نہیں ہے۔ یہ ایک روح آگاہ کا کلام ہے صرف زہد مشرب اہل دل ہی سمجھ سکتے ہیں۔

الفقیر

قاسمی علی اکبر مدداری

روہڑی

اگست ۱۹۷۵ء

بسم الله الرحمن الرحيم

۱. جلوه کن پدیدار تجلی در دلووار دلت بپروردگار به هر ذره ویدار

عیانت همه امرار من و مانی بگزار

۲. شراب این منوی از دشت خمودی عوشت کند قدوری گشت القاب قوی

بوی این مزدوری بر سریم زودوری

۳. آداب این نمکسیرم ز مسائل بگذریم بمرتبه به بستیم بوداد عشق پیچیم

ز مسلمانان رستم جویدار هیچ نه بستیم

۴. حقا که از خود رستم سخن راست گفتم اشک آنه دیدم ز دایم گفتم از دایم

نه بینم نه بینم همه سر بسجاطم

۵. نه نه نام نه عیانم نه بینم نه چنانم که بجای مانده ملامت شد هر جا تجلای

بوی اثبات الا الله چه خفی هست جلای

۶. چه فقیر است چه ملامت یگشتی لا اله الا الله چو از نور و رفی سر برادر گشتی

که بیایویستی شکر کنی قلعه هستی

۷. گزین مانی رستی ز ما هیچ بگذشتی نجایان استیام بوی این قیل و مقام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

- ۱۔ حسن نمود پذیرے ہوا اس کے جلوہ سے درد و یار و دشمن ہو گئے اندر بھی محبوب سے ادنیٰ ہر
 بی محبوب۔ اسے درد میں دکھایا جاسکتا تھا کہ اپنے نقاب پر ہے ہیں تو غدی کو ترک کر دے۔
- ۲۔ منصوری شربت کہ ہے اور یہی کا خراج ہے جس گنزدہ غدی محبوب گئے ہیں کشتِ اقلوب اور
 کشتِ القلوب تو صرف ایک جہدِ ری ہے ہم نے دوری سے بخت حاصل کر لی۔
- ۳۔ ہم نے یہاں کی پابندیاں توڑ دیں مسائل کی حدود سے آگے نکل گئے مگر سے دہلار
 لکھائی جو عشق نے ہمارے بعد میں دیدی تھی مسلمان کو چھوڑا اور محبوب کے سوا کسی اور چیز کی
 حب تو نہیں کی
- ۴۔ میں نے اپنے آپ کو ہائی پالی ہے اندر یہ بھی بات کہدی تھی آئیں آنکھوں کے گنبد سے ہیں اور
 میں اپنا درد دل بیان کر رہا ہوں میں نہ یہ ہوں نہ وہ ہوں بلکہ سہرا پارازا الہی ہوں
- ۵۔ میں نہ پوشیدہ ہوں نہ ظاہر ہوں نہ الیا ہوں نہ دلیا ہوں مصلحتاً تو یہی نہیں ہے کہ کہاں
 نگاہ ہے ہر جگہ جھلی ہوئی۔ الا اللہ ہی اثبات ہے پوشیدہ خواہ ظاہر۔
- ۶۔ فقیر نیا اور ملا کیا۔ تو اللہ سے لہوا اور جب غدی کو چھوڑا تو سہرا پاؤں ہو گیا۔ جذب
 اور مستی میں اگر غدی کے قلعہ کو پاش پاش کر دے۔
- ۷۔ تو نے غدی سے رہائی حاصل کر لی۔ مذہب سے آگے نکل گیا ہر ایہ خیال آگے تو اللہ کی ایک

دائما هست و صالم جسم و جان و پالم

۸. نه کے داند حسالم هست معلوم انکلام ہر کجا او تو کجائی بگندی از من و مائی

گریہ بحر عدم آئی نہ فانی ببقائی

۹. چہ زنی نعرہ گدائی خود شناس خدائی یقین داک تو اوئی دست از عالم شتوئی

نعرہ اتالی گوی پس کرا تا تو بگوئی

۱۰. کوہ سر کو چہ پئی ظاہر و باطن توئی معنی تو حیدر نبوئی شوازمی در ہوشی

شب در نہ بگوشی دین یا الہ بر دوشی

۱۱. تو بیانی بگوشی غلبت عشق ہوئی بسم هست خدا کہ عیال خدا سرا لے

موج مستی بخلا لے بر سمانہ بکلا لے

۱۲. دل لایست قرارے بدلم هست شمرے پیرانہ دعا شمع گشتم در سینہ پر شتم

تاز مسجد یاد شتم رشتہ تسبیح گشتم

۱۳. چہ کنم حالت مستم گر بالا گہ لیتم بخسلاق بدنام غاصم ہستم نہ عام

نہ جماعت نہ امام کردم از زہد سلام

۱۴. عشق افروزم راہ تو حیدر مقام دہشت پہ پارہ زدم از عشتا نہ لہ

- ۸۔ اہل بلیت یکدم ہیں، پیشہ وصال سے ہرہ اندھ ہوں یہ جسم اللہ جان دیا ہے۔
- ۹۔ میرا حال کوئی نہیں جانتا سب صحت میں خیال ہیں ہر جگہ دیئے تو کہاں سکوری کو چوڑ کر آگے نکل جا تو اگر اپنے آپ فکر کرے گا تو فانی نہیں ہو گا بلکہ بقا حاصل کرے گا۔
- ۱۰۔ تو بھکھاریل کی طرح صرگسوں لگاتا ہے اپنے آپ کو پہچان تو رہی خرابے اریضی کرے کہ تو دیکھ ہے۔ دنیا سے دست بردار ہوا اور امانت کا نمونہ لگا۔
- ۱۱۔ گلی کو چوں کہ خبر کیوں کھاتا ہے اندر بھی تو ہے اور باہر بھی تو وحدت کی شرب پی اور مدہوش ہو جا۔ ہر وقت خاموش رہو اور دین دیا مان بیچو۔
- ۱۲۔ جوش اور مستی میں آ جا عشق کی غلٹ پہنچے میرے سر میں ایسا طہر ہے جس سے اسرار کھل جا ہیں یہ موج اور مستی آخر ایک بار ساہل مراد تک پہنچا ہی دیتی ہے۔
- ۱۳۔ دل کو چھین نہیں ہے اسکے لڑچکیاں بکری ہوتی ہیں اور یہی میرے عاشق ہو سکا۔
- ۱۴۔ سبب سے مینخانہ کو جاتے ہوئے جب میں مسجد کے قریب سے گزرا تو میں نے قبیلہ کو ڈر دیا۔
- ۱۵۔ میں اپنی مستی کی کیفیت کی بیان کر رہا تھا کبھی بھڑکی پر سون کھی پتی میں لوگوں میں نا اہوا نہ خواہ میں شمار کیا جاتا ہوں نہ اہم نہیں مقتدی ہوں نہ ایک کن ہر حال میں تڑک کر دیا ہے۔
- ۱۶۔ مجھے اسے عشق کا درزا نہیں آتا جادہ شہیری نزل مقصود ہے عشق کا کوئی علاج نہیں ہے۔

دل با پاره پاره ز جیب قفس قطاره

۱۵. کرد مارا بکساره خندم از دیده خواره کن درین شبی سیر اسرار بیانی

سرازیر گشته تنای شده ام مشای

۱۶. که گشته گاه توانی پیش ازین خلق خرابی نیست جرم نگام تو بدانی بدست

عشق باشد همراهم ز تو ام نگام

۱۷. یک دم یک خیم که گدایم که شام گاه هستم بیایم گاه گاه چو کبایم

گاه در سوال جوابم گاه شب در شرم

گاه شبه گاه توایم نیست ز کار توایم

۱۸. پیر عبد الحق دانی هست سیر سبحانی که بود بزمستانی برودش مدد گفانی

که در غفلان در بانی گشت ز سیر معانی

۱۹. پیر ما پیر جهان است به تحقیق سلطان آ او بزمین و یکنی نصیر و بیان آ

ظاهر است نه نهان آ سیر خطای قرانی آ

۲۰. ما مریدان و جانم تمام افروز و شبانم که بود در دنیا نام منقش بر دم خوانم

هست از عشق بیایم ز روشد راه روانم

میں نے عشق کا بگل بجا دیا۔ دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور اسی ٹکڑے سے میرا نشانہ میں ہو گیا

۱۵. عشق نے مجھے سال درانک کی چوڑی پیرا بھیجی آنکھیں زیر سہاری ہیں اس سلسل میں بدلی کرتا کہ

اصل راز کو پاس کے۔ اس کو چہرے منہ نہ مورتہ نہیں تو مست شرابی ہو چکا ہوں۔

۱۶. کبھی کبھی ثواب اسی سے دنیا والے سوچتے ہیں میری نظر اپنے ظاہر پر نہیں اور تو

سمجھتا ہے کہ میں گمراہ ہو گیا ہوں میرا ساقی عشق ہے میں ثواب کے درپے ہوں نہ گناہ کے

۱۷. میں تو ایک ہی جانتا ہوں اور ایک ہی کی طلب کرتا ہوں میں کبھی گداز ہوں اور کبھی شاہ

کبھی رباب ہوں اور کبھی کباب کبھی سوال در جواب میں مصروف ہوں اور کبھی مسلسل شراب

میں محو رہتا ہوں کبھی شاہ کبھی ثواب لیکن کبھی ثواب کمانے کے درپے نہیں ہوا۔

۱۸. کیا تو یہ عہد الحق کو جانتا ہے؟ راز الہی کا بحر بے پایاں اس کے دروازے پر سیکڑوں یوسف جیسے

غلام اور خاقان جیسے دربان ہیں۔ اسی کے دربار میں اہل راز اور موز بے نقاب ہوتے ہیں

۱۹. میرے مرشد دنیا بھر کے مرشد ہیں اور سچ محج وہ بادشاہ ہیں وہ دنیا بھر میں جانے پہچانے ہیں ان

کی تعریف بیان سے باہر ہے وہ مجھے چھپے نہیں بلکہ ہر من الشمس میں سارا الہی ان پر قربان ہیں

۲۰. میں دل بھان ان کلیدیوں کا گانا آدن رات در در زبان کھاتوں ہر وقت ان کی تعریف

میں رطب اللسان رہتا ہوں یہ عشق کی باتیں ہیں ہر لفظ کی بارگاہ میں رطب اللسان

۲۱. چل قدیر کام . یقین ان خودیام . ایک نہ من انعام . سر دپائے اسرام

از آن دایں بیزام . جسم جان آگزام

۲۲. چون ہر سوئے دیدم . نہ بحر عشق کسبدم . نعرہ موج شنیدم . جرعد ز دود چشیدم

غیر اک یار ندیدم . سر عالم بکشدیم

۲۳. ایں راہ نہ تنہیدی . چونکہ براد تو رسیدی . جرعد سے چشیدی . سر ز حبیب کشیدی

نہم وجہ اللہ بدیدی . دود عشق بگزیدی

۲۴. وہم کو کم اقرار است . کھڑے آن حق اعتبار . گنم از ستر میلے . بجاں عین عیالے

نبود شک گھلے . بود اسرار نہالے

۲۵. آشکارا بزبان . چند تمشیل در کانی . میدہم زانکہ نشانی . الف از موم صوکن

اسپ یا فل شکر کن . یا فگل م سگ م غر کن

۲۶. پس آہنا تو گذر کن . از جملہ ربوم نظر کن . موم او ماند فکر کن . موم را ہم ز دگر کن

دوئی از دل تو بکھن . ماند باقی چہ خبر کن

۲۷. من طغیورہ یارم . ہست در دست کھارم . می سراید بکنام . بنخر سوز اسرام

نوع نوع گفتارم . فی صد از خود دارم

۲۱۔ میرے اور جب کوئی بوجھ آن پڑتا ہے تو میں اپنی مدد آپ کرتا ہوں میں کوئی غم نہیں ہوتا

بلکہ صراپا لڑ جوں میں دنیا اور باغی ہے ہزاروں کی کہ اپنے جسم و روح سے بھی تعلق ہٹا کر ہوتا

۲۲۔ میں جب بظرف درون کے بعد کمر عشق میں جا پہنچا تو وہاں موج کی آواز سن لی اور میں

درد کی جیسا بھی لے لی مجھے اس کے سوا کچھ یاد رکھا لی نہیں دیا لہذا میں دنیا سے منہ موڑ دیا

۲۳۔ یہ تعلیم کارستہ نہیں تو جب اس کے قریب پہنچا تو شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا اور منہ اوپر

اٹھائے گا تو تجھے بظرف اللہ کی مدد نظر آئے گا اور کمر تو اس کا عشق اختیار کر لے گا

۲۴۔ سوچو حکم کیا قرار ہے اور یہ کلمہ حق قابل اعتبار ہے میں ایک ایسے راز کو دیکھنے سے بے

کریا ہوں جس کی قسم کاشک و شہرہ حق اھذا حق ہے یکے پر شہرہ دہندہ ہے

۲۵۔ آئینہ کار کی نہانی شادی کیلئے چند شخصیں پیش کی جاتی ہیں ان تخیلوں کی حیثیت صرف آنکھ ہے

جتنی دیر سے بنائی ہوئی ہوگی کی جس کو گھوڑا باقی ازینٹ گیدر، گھلا اور گدھانا سکا ہے

۲۶۔ پس تو ان مورلوں کو نفور نہ کر اور صرف نرم زبانی کا وہ مکہ ہو اسی روحانی نرم کو کچھ اور نہ کچھ نظر

لپے دل سے غریب کو نکال سے اور پھر تباہ کیا باقی رہ گیا۔

۲۷۔ میں اپنے بار کا سار جوں اور اسی کہ بات میں ہوں میرا میرے پہلو میں بیٹھ کر کالمے اور

پرسوزے میں دالک باتیں لاتا ہے وہ اس طرح کی باتیں کرتا ہے یہ حق باتیں ہیں یہ کیا نہیں

سے اپنے وقت میں جہاں وہ رہتا ہے وہاں وہ رہتا ہے اور وہاں وہ رہتا ہے اور وہاں وہ رہتا ہے

۳۱. اے زلف کثرت میں قدمی شکر میں دراصل شکر میں تو میں ہر اثر میں

ہست بیکان و گریں اے لپک تو نظریں

۳۲. بہت اول بیکانہ ز دست پیدامکانہ شہر و شاخ عیانہ برگ و میوہ بلندانہ

ہستایں جگہ بہانہ دانہ وعدہ فرزانہ

۳۳. اے تو دراصل ملا دان روزیوران نادان بہر یک نامہ انان آسمانان فنادان

اصل انچو بقادان نہ میں ان بہانان

۳۴. شد ظرافت از گل پیدا چوں سب کو زہ مویرا گل ران شفا پیدا چہ سیاه مرغ سفید

۳۵. پندران آلودانی گشت صد بار چہالی بلند ستار چانی پوش دادہ بھیشانی

چہ عیانی چہ نہانی ہمہ زیت بھونی

۳۶. چشمہ ہاز پر آب است کہ اندر نقش بہ آب عکس را آ آفتاب بر مکان صلی تاب است

چشمہ فانی چو پر آب است این را سمر اجواب است

۳۷. اے تو پیدا از مادر کردہ امت دایہ دربر چند روز کہ سراسر پردہ کش دایہ زلات

۳۸. کرد شب روز بر عاشقی توید بگر خوشداصل نہ فاطر نقش دستی ماضی

۳۹. ہوتی رخسار بھالی بزندانہ شہابی قطرہ بار و برانی رشتہ پرگشت ز آبی

۲۸۔ میرے بچے اور کچھ کثرت دوست ہے۔ تجھے جو گھر میری طرف سے نظر آتی ہے وہ اس
گھنے سی تہ میں اور اسی کے مخالف دھب میں نہیں ایک ہی کچھ ایک دوسرے مخالف
نہ سمجھاؤ خوب دیکھیں اور کر۔

۲۹۔ چھ ایک دار تھا اس کی کڑواہٹ نے پیاہنے۔ دوست اس کی شاخیں جو تہ
اور مینے ہے سب ایک جہان میں۔ اصل میں ایک دانہ ہے

۳۰۔ سزا دیکھا اسے سزا دینے پر لایا کا نام الگ الگ تھا کیلئے نام اعلیٰ مرفی مرفی ہیں
اصل میں سزا ہی مستقل اصل ہی رہنے والی چیز ہے۔ ہندو اہل زبور کو پچھ کہ
۳۱۔ مٹی سے برتن بنے پکڑے ہوئے سب بننا ہر مٹی دیکھتے ہیں ہر آتی بلکہ مٹی ہر تہی
نظر آتے ہیں جو مختلف رنگوں کے ہیں

۳۲۔ روئی کا اور تھوڑے جے جس سے سیکڑوں کی سیاد مرتے ہیں مثلاً لکھتے اور ستاند
اور جن میں لوگ سمجھتے ہیں یہ ستم کے راز ہیں۔ ظاہر خواہ پوشیدہ

۳۳۔ طالب کو دیکھتے جس میں چاند کی نظر آتا ہے اور اس پر سورج کا عکس بھی پڑتا ہے لاکھ
چاند اور سورج اپنے اصل مقام پر ہیں۔ طالب فائز۔ اور یہی اس راز کا اصل ہے

۳۴۔ تو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ دل نے تجھے گود میں دیا۔ کچھ عزت تیری پرورش کی

۳۵۔ اس نیرنی پرورش میں دنیا کی ایک کڑیاں کسی اور پر عاشق ہو گیا۔ اصل حقیقت
تیرے جلد سے ہو گئی۔ اور تو نے اصل کے بجائے نقل ہی کو سب کچھ سمجھ لیا

۳۶۔ بادلوں کی طرح سے بجلی چمکتی ہے اور نہ اندر سے نکلتی ہے۔ اس کے بعد پرورش کرنے لگتی ہے
اور اصل نقل ایک ہر جگہ ہیں۔ یہاں بھی بادلوں کی طرح ایک جگہ سے تو اس جگہ

چند چهره از جهانی باش برین توفانی

۳۶. پاک استانند تو گم گشتی دشوی را من نیم اوست همگیو هست کار و مردان و

دست از خوشی خوشی دست گفتن سبایی نو

۳۸. پس تو در میان جهانی کو درین آشتایی سزایی از آشتایی نی مای نه ثوابی

توسو نیستی آبی سراسر از سبایی

۳۹. تو نه جانی بدیانی ایک در غیر نیانی این همه از تو فیلی بگذران ز هر دریانی

استد تو علانی نه غانی به بقانی

۴۰. دگر آلودگی نت ادیم را بر شکست تیغ آبی که دست زده به لا غیر بر شکست

هر چه بود از آسمان به همه هم به همه است

۴۱. لوتونی غیر نیستی ز بود این همه هستی شوی آگاه ز هستی همه از این جسم برستی

پس ندین کفر گشتی تا به بلای تو هستی گو کجا ماند هستی

۴۲. جسم هست این یک ناله به پاکیزه شهاد در سبیل روانه این نباشد جنای

بشکلی شور مرداد تا شوی یار یگان

۴۳. دین سلاک باشد خیال ز تو باشد زین گدشتن بپای پس بهان تا نماند

سے باہر نکل

۳۷۔ وہ ذات پاک تیرے اندر ہی چھوڑ اپنے آپ کو گم کر دے اور تنہا ہوجائے میں اپنی طرف توجہ نہیں دے سکتا
کے کہنے پر کہہ رہا ہوں اسے دیر نہ سمجھو ایک ہی تو اپنے آپ کو ضرور دیر دے دیا میں نے کہہ دیا ہے
۳۸۔ تو جیسے نہیں بلکہ دریا۔ اس بارہ میں جلدی کر اور اس راہ سے منہ نہ کھرو تو نہ گناہ کروں گا ہے نہ
ثواب کمانے والا۔ تو گھر آؤ نہیں بلکہ یا توبہ تو اصل راز کو پالے۔

۳۹۔ تو پانی کی چھوٹی سی نالی نہیں بلکہ دریا ہے تو اپنے آپ کو غریب میں شامل نہ کر ہر چیز میں تیرا ہی
ظہور ہے۔ نہاشی زہر کو ترک کر دے تیرا تہمت ہی بلند ہے تو فلاح ہی باقی ہے
۴۰۔ دھت آئی تو لب گیا اور میرے لب کا سر بار بار ہو گیا۔ اللہ کی تلواریں ہاتھ میں پکڑ لا پر
ماری تو غیر قتل ہوا جو پہلے تھا دی رہ گیا جو سب کے بغیر تھا اللہ سب کے ساتھ ہے

۴۱۔ "والتوبی ہے تو غیر نہیں ہے یہ تمام کائنات کی سب سے بڑی کشتی کے ذریعہ ہی آگاہ ہوتا ہے
جبکہ جسم سے آزادی حاصل کر لیا اور دین و دھرم کے ننگر بلند ہو جائے تو یہ تو تباہ
یہ پستی کہاں ہلتا رہ جائے گی۔

۴۲۔ یہ سب گم کی طرح اٹھنے میں بہت ہی اچھا اور شاندار رہتا اس میں ایسی ہی شے ہے جس کے
اندر موتی بچا ہے مگر بخار نہیں ہے بہت سے کہا ہے کہ اسے توڑ دے تو اس میں موتی پائے

۴۳۔ اسلام کہاں ہے وہ تو شور و غل میں گم ہو گیا ہے ترک کیا تو ساز و آواز کی صورت اختیار کر گیا۔

۳۳. هوائی رسیده منتهی سخت کشیده خیال از غیر بریده تا که هر سوخته دیده
اندازان هیچ نه دید مگر آن بود که بود

۳۴. ز گشتن به مشهور آن مان به حق بود خود را خود نموده در غنایات کثرون
نه بود کم نه نرسوده

۳۵. اندر آن جاده عباد نه بود کشف در است نه جماعت نه است به استیفات افت
نه سلامت نه سلامت دولت و هم نه رجا نه خلالت نه هدایت

۳۶. بگنجد از نام نای و در شوازه سلامی خواجگی و چنگلای کن به با تم مسمای
خود بدان تا آلودگی باش در خیال مدامی تم شوازه هر گلامی

۳۷. نیست نه آنجا بگذشتی دست از عالم نشین باز پیش نیست رفتن از همه دل بگشتن
به است اینک گشتن ز کفر و دین گشتن

۳۸. عشق تا سر چو برآرد اشک از دیده بیارد رو بناموس نیارد هیچ جل نه مکنارد
دانه سیمه نه شمارد در ره حق بیارد

۳۹. عشق دارد نشانی میکند این تن فانی پس بقایاتی فانی این شایسته "مویانی"
ز عدیقات بخوانی از شیرین تر دانی

۳۳ ترغیباتی باتوں میں کچس کرنا مکمل ہوتا ہے نہ تو رگدالت ہفتہ کرنا ہے نہ غلامی

دل سے نکال دینا شکہ ہر طرف روڑے اور روٹے کوئی ہے نہ تھار۔

۳۵ یہ کہنے سننے کی بات نہیں اس وقت ہوش باندھتا ہے جب دل پانا دکھتا ہے

اور غنایت کا اور ذرہ کھول دیتا ہے اس حقیقت میں کوئی کمی بیشی نہیں ہے

۳۶ وہاں نہ عیادت ہے نہ کشف فکر اہل نہ رعایت ہے نہ فاسد دہار کوئی پایا

کر ہی کر مچھ نہ سلامت نہ بلاناہ لٹانا نہ مگر ہی نہ رہنا ہی

۳۷ نام کو ترک کر دے سلام سے دور بھاگ سرور کی کیا اور غلامی کیا ان باتوں کو چھوڑ کر

یہ سمجھنے کی کوشش کر کہ تو کون ہے اور ہمیشہ اسی فکر میں رہا اور ہم کھٹو ختم کر دے

۳۸ وہاں حالے کا مطلب ہے دنیا سے ہاتھ دھوا کر واپس آنا ہر چیز سے قطع تعلق کرنا اپنے

آپ کو ہمیں فنا کر دینا اور وہی دگرے مڑے ہوئے رہنا

۳۹ جب عشق ظاہر ہوتا ہے تو اسٹھکوں گے اور یہاں دیکھ نہ عزت کا خیال کرتا ہے اور نہ ہی کوئی

گنجائش چھوڑتا ہے عشق تسبیح پیر نہیں تھا بلکہ حق کی راہ میں جان قربان کرنے کا سہارا

۴۰ عشق کی دو مثالیں ہیں پہلی اگر جسم کو فنا کر دیا ہے بعد دوسری یہ کہ پھر ابھی زندگی بخشنے والا

یہ من رانی کا اثر ہے تو حدیث نبوی سے بھی اک تھرتی کہ سناؤ اور ان بیگ بیگ مفری رہا ہے

لعلی اللہ بقدر کمال اللہ و حق بیش یعنی جس نے روحی انداز لکھا اس نے قلم کو رکھا

۵۱. عشق دارد دو عینا اول آرد عینا پس آنکه عینا کشد از عینا و عینا

می برد تا به نهایت برساند بحالت

۵۲. عشق در کار براند اول از خود براند سرش بریزد براند بخود آید نماز

پس به محبوب عینا غیر خیالات براند

۵۳. عشق عالی آمانت اندستی و عالت بود این راه عینا بکشد سر بحالت

بهستان به عینا اندر آن نیست عینا

۵۴. عشق ستریت الهی بود این شهسای ذات او نامتناهی دهد از سر آگاهی

پر آتش برده های عشق زوگر و زوای

۵۵. عشق دنیا باطل کند سلسله ساهل غرق سازد همه محل زوگذشتن پس مشکل

دارد دست نیاز کند اقل و مقل

۵۶. بخون منور برانی سایه گلا تو توانی شمس و بهشتی گم کند این انسانی

گشت زو سر مستفانی سهولت پناه دانی

عشق ز دل چو دایه در فرحت بکشد صد سر و سراید در دهم بهر فراید

زو غم و سوز براید جان و سر جسم بساید

۵۱ عشق کی دو نشانیاں ہیں پہلے لامت و اذیت ہوتا ہے پھر المیہ ان دو باتوں سے
الگ تھلگ کر کے مسبت کا ایک نیا پہاڑ بناتا ہے

۵۲ عشق دو کام کرتا ہے پہلے کہ اپنے آپ کو اپنی دولت سے دور کر دے کہ غلو سے مراد دنیا
حق کہ اللہ کی دولت سے ملے اور کوئی چیز باقی نہیں رہتی جس کے بعد یہ دنیا آمد و رفت
خیالات کو دل سے نکال دیتا ہے

۵۳ عشق ایک بہت ہی بڑی بات ہے اس میں کسی دھول ہے اور کچھ رو بہیت ہے
یہ خدا کی دین اور اس کا کرم ہے نہ کہ گمراہی

۵۴ عشق راز الہی ہے اور شہنشاہی اس کی کوئی انتہا نہیں عشق ہر لائی سے آگاہ کرتا ہے
اس کا مملوہ زمین کی پستی سے ملتا آسمان کی بلندی تک اس کا جلال و جلال سکھاتا ہے
وہاں سے عقل راہ گزیر اختیار کرتی ہے

۵۵ عشق ایک ایسا خطرناک ایوان ہے کہ جس سے غرق شدہ ہونے سے بچ کرنا
بہت ہی مشکل ہے اس کی منزل پر پہنچنے کے لیے ہر لمحہ ہر قدم پر غور و فکر کی ضرورت ہے
۵۶ اگر تجو میں غم و رنج ہو تو قبلہ و احکام عشق کے میدان میں نہ جھکنا جس سے بڑی ہی عشق

کا زخم خوردہ ہے کیونکہ عشق فدا ہے کوئی شے اس کے لیے قربانی نہیں کر سکتی اس لیے اس کے دل پہ
۵ عشق جب دل میں داخل ہوتا ہے تو شمعِ محبت کے دیو اپنے کھواں چاہا کر دیتا ہے

البتہ ہے فراق کی دردناک آواز اس کو درد غم پیدا ہوتا ہے اور رستہ کو گھٹنے ٹیکتے ہیں

چند گوی مای تم سازم ترمای فهم فہم پیامی خواہم خواندہ مای

تا ازین نامہ نامی این فانی است فہمای

۵۹. آنچه گفتم کہ بر حق - منت پیر علی حق این حقیقت تحتی - حق شئی نیست حق

گفت آن خدای حق حق شد زانہ انان

۶۰. یہ ہیں عالم اہل ہست این کلا اقرہ یا منہ صفا یحبہ الخ در انانی یا نور ہست

ما کہ غیب و سکینم تو ہی دانی کہ ما

۶۱. بادشاہین تہا من شہام اعرین کاری شہام رحم فرما برین سکین و وہ دم را با بی سکین تو

آدم عاجز بد تو شہار کردہ ام صفا یحبہ شہار

۶۲. این گویا بر دست امیدار بخشیدم مرا کشتہ زانہ شہار شفع المذین و کتبانی و شہار

ای توئی مراد و مراد کا منظر خاص توئی اندر و شہار

۶۳. در دعای شہار توئی در منظر خاص انسان توئی اذامہ حمد توئی اشکافات پاکتی گویا

من ز کار بد شہار توئی بگری عالم پر شہار

۶۴. یہ ہے کہ توئی شہار توئی شہار توئی شہار توئی شہار توئی شہار توئی شہار

۶۵. الم عامرا بدرد است

۵۸ اس زیادہ اور کیا کہوں میں تو سب کچھ کہہ چکا ہوں میرے پیغام کو میرا یہ سہا خواہ

پڑھنے کے قابل ہے عوام کے نہیں یہ دنیا قید خانہ ہے

۵۹ میں نے اپنے پروردگار الحق کی صفت میں جو کچھ کہا ہے وہ سب صحیح ہے یہ ایک تعریف شدہ

حقیقت اور اسکا ہر قطق ہے میں نے اتنا حق کا کلمہ اپنے پروردگار ہی کے نزدیک کہتا ہوں

۶۰ اس کائنات میں جس بات کا اثر کرنا ہے وہ یہ ہے یا محمد مصطفیٰ یا مجتبیٰ یا نورانی

مجھے اپنی زیارت سے نواز دے آپ جانتے ہیں ایک غریب اور مسکین ہوں

۶۱ آپ میرے بادشاہ ہیں اور میں آپ کا غلام ہوں میں اپنی معیت پر شرمندہ ہوں یا رسول خدا

مجھ پر رحم فرما اور میرے دل کو تسکین عطا فرما میں آپ کے دروازے پر سراپا نہایت شکستہ

ہوں کہ حاضر ہوا ہوں کیونکہ میں بہت بڑا گناہگار ہوں

۶۲ یہ گدا آپ کے دروازے پر بلید وار ہو کر حاضر ہوا ہے اے شہسوار مجھے اپنے دیدار کا شرف

عطا فرمائے شفیع المذنبین میری فریاد سن آپ رحمۃ اللعالمین ہیں آپ اس کائنات

کے سردار اور بادشاہ ہیں اور آپ اپنی صفت میں اللہ کی ذات کے منظر خواہ ہیں

۶۳ آپ دونوں جہاں کے شہنشاہ ہیں آپ اللہ کے مظاہر میں خصوصی حیثیت کے مالک ہیں

آپ احمد سے احمد کی صورت میں آشکارا ظہور پذیر ہوئے ہیں میں ہمارا بار اقرار کرتا ہوں کہ

آپ کی ذات پاک میں اپنی معیت پر بہت شرمندہ ہوں آپ میری پریشان حالی دیکھ رہے ہیں

۶۴ آپ کے سوا میری مددگار کون ہے میں آپ سے دعا کرتا ہوں کہ میری دعا قبول فرمائی جائے

وہ میرا دوسرا ہوتا ہے میں دعا کرتا ہوں کہ آپ اپنے غم کو دیکھ کر اسے مجھے بخش دیں

نعت

ازد - قاضی علی اکبر بہ تعالیٰ غلام اکبر

مجھے تو جہاں دے ساقی، پلا دو یا رسول اللہ

دُنی کا پیچھے سے پرہیز یا رسول اللہ

کرو تم صاف دل میرا، دُنیٰ تغیرِ سیاہی سے

اسی میں غور تو اپنا بسا دو یا رسول اللہ

مجھے غمور کرو الیاء ہے نہ یادِ حیم اپنا

مرا سر مستِ محبت میں بنا دو یا رسول اللہ

رگِ بگ سے جوئے جاری مجھے آوازِ ہر پہلو

حق میں تار تو اپنی لگا دو یا رسول اللہ

غلامِ اکبر پر الہی کرو شفقتِ شہنشاہ

نُسخِ منور مجھے اپنا دکھا دو یا رسول اللہ

چل مرمت شہنشاہ عشق

مرتا ج الشہر حضرت سچل مرمت سراپا عین عشق تھے۔ غلاموں کو دے آپ کو عشق اور عرفان الہی کی خاموش سند اور سرٹیکٹ عطا کر کے اس دنیا میں محی عشق بنا کر بھیجا تھا۔ جنہوں نے عشق اور سیر نو زندہ کیا۔ جیسے آپ نے مرمت میں۔

۱۔ بگراہی نہ اختیار ہم ہرگز جہان را میکنم رہنمائی

مطلب :- میں کبھی بھی بگراہی میں نہیں پڑا۔ میں تو دنیا کی رہنمائی کے لئے آیا ہوں یعنی آپ دنیا کے رہنمائی تھے۔

۲۔ گردش احوال مارا لامکانی کدہ آت بر دم پو غلامان صد کیانی کردہ است

مطلب :- حالات کی گردش نے مجھے لامکانی بنا دیا اور سینکڑوں شہنشاہوں کو

میرے دروازے پر غلاموں کی طرح کھڑا کر دیا ہے۔

۳۔ این چہ می دانی دامن گردانی میکنم از گردانی در دوعالم بادشاہی میکنم

مطلب :- اے دل! تو کیا یہ سمجھتا ہے کہ میں گردانی کرتا ہوں؟ میں تو اس گردانی

کے پرے میں دونوں جہان کی بادشاہی کرتا ہوں۔

۴۔ این راہ بیکی راستے تمام را چہ دانی زویر سرم رسیدہ منہ کلا کیانی

مطلب :- اے راہ را تو اس طریقہ کو جو بظاہر سچ نظر آتا ہے کیا جانے میرے

سہ اس کی جانب سے ہنسنا ہی کا نام رکھا گیا ہے۔

۱۰۔ من مت مسخر ایم شریعہ شراییم سلطان جہانم بنظر خلق حسرا ایم

مطلب :- میں شریعہ دہشت میں مست ہوں۔ میں دونوں جہانوں کا بادشاہ

۱۱۔ من خلق کی نظر میں خراب ہوں۔

۱۲۔ مالی عشق مارا تحفہ داد در وجودم مسلم عشاقی نہاد

مطلب :- خداوند کی یہ نسیبے عشق کا تحفہ عطا کیا ہے اور میرے وجود کو عشق

کے علم سے منور کیا ہے۔

خوب پڑھ علی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں فرماتے ہیں۔

نصف بزم اگر دستار علیی کرد مارا از گروہ عاشقین

مطلب :- سید المرسلینؐ نے مجھ پر اپنا کرم کر کے مجھے عشاقوں کے گروہ میں شامل کر لیا؟

۱۳۔ الاسیر وحدت مارا آگاہ کرد من گدا بدوم دے مارا شاہ کرد

مطلب :- آپؐ نے مجھے وحدت کے راز سے آگاہ کیا اور مجھے گدا سے بادشاہ کوٹھ

ساتی کوثر کی تعریف میں فرماتے ہیں۔

ازدیر ساقی کوثر جسام نرہ ام زینب سبب گوہ سبقت بردام

مطلب :- میں نے ساقی کوثر کے مبارک ہاتھ سے جام نوش کیا ہے اس لئے میری حالت

درجہ سب سے اعلیٰ اور افضل الہیہ تر و بالا ہے۔

۱۴۔ حاصل مطلب دنیا کا کوئی بھی شاعر سچل مرمت سے ہمہری کا دیکھا نہیں کر سکتا اور

کسی کو بھی عشق حقیقی کی ایسی منزل نصیب نہیں ہوتی۔ وَمَلَيْسَ الْهَوَىٰ بِمَنْجَرٍ